

خیانت، بددیانتی اور اس کی مروجہ صورتوں کے نقصانات، قرآن و حدیث کے حوالے سے تحقیقی جائزہ

A Research Study on the Harms of Betrayal, Dishonesty, and Their Contemporary Forms with Reference to the Qur'an and Hadith

Dr. Abdul Hannan

Assistant Professor Department of Islamic Studies, Ibadat International University
Islamabad.Email: abdul.hannan@dms.iiui.edu.pk

Zahid Mehmood

Ph.D Scholar HITEC University Taxila.

Received on: 04-01-2026

Accepted on: 06-02-2026

Abstract

This paper presents a detailed study of the reality of betrayal and dishonesty, their socio-economic destructive impacts, and their various contemporary manifestations. In the light of the Qur'an and Hadith, it has been clarified that betrayal is not merely a moral evil but a trait contrary to faith and religion, which leads both individuals and society towards decline. The research highlights different forms of betrayal, such as dishonesty in trade, employment, labor, misuse of official and governmental resources, construction, mismanagement of donations and aid, as well as breach of agreements and misuse of authority. Furthermore, the Qur'anic verses and Prophetic traditions related to these forms of betrayal are discussed along with their warnings and consequences. The findings of the study indicate that the only effective way to eradicate betrayal is through the fear of Allah and complete adherence to Islamic teachings. Until individuals and institutions make honesty and integrity an essential part of their personal and collective lives, society cannot achieve true progress and prosperity.

Keywords: betrayal, dishonesty, socio-economic, destructive impacts, manifestations, honesty, integrity, warnings, consequences.

خلاصہ

اس مقالے میں خیانت اور بددیانتی کی حقیقت، اس کی معاشرتی و معاشی تباہ کاریوں اور اس کے مختلف مروجہ مظاہر کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے کہ خیانت صرف ایک اخلاقی برائی نہیں بلکہ یہ ایمان و دین کے منافی صفت ہے، جو فرد اور معاشرے دونوں کو زوال کی طرف لے جاتی ہے۔ اس تحقیق میں خیانت کی مختلف صورتوں جیسے تجارت، ملازمت، مزدوری، دفتری و سرکاری وسائل کے استعمال، تعمیرات، عطیات و امداد کی تقسیم اور معاہدات و اختیارات میں بددیانتی کو نمایاں کیا گیا ہے۔ مزید برآں، ان تمام صورتوں پر قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں تشبیہات اور وعیدوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ تحقیق کے نتائج اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ خیانت کے سدباب کا واحد راستہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اسلامی تعلیمات کی مکمل پاسداری ہے۔ جب تک افراد اور ادارے دیانت داری

کو اپنی اجتماعی و انفرادی زندگی کا لازمی حصہ نہیں بناتے، اس وقت تک معاشرہ حقیقی معنوں میں ترقی اور عروج حاصل نہیں کر سکتا۔

خیانت مسلمانوں کے زوال کا اہم سبب

اسلام کی تعلیمات میں ایک اہم تعلیم ایمانت اور دیانتداری ہے، اسلامی تعلیمات کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی رکھی ہے کہ جو بھی ان پر عمل کرتا ہے، وہ اس کے فوائد و ثمرات ضرور حاصل کرتا ہے، اگرچہ ان پر عمل کرنے والا کافر ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ امانت و دیانت کو جن قوموں نے اپنایا ہے، وہ روز بروز ترقی کر رہی ہیں، اور جنہوں نے امانت و دیانتداری کو نظر انداز کیا، وہ روز بروز زوال کا شکار ہو رہے ہیں، اگر آج کل ہم مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر غور کریں، تو اس کا ایک اہم سبب امانت میں خیانت ہے، مسلمان نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کامل مسلمان ہو گئے، اور ہم نے اسلام کو انہی احکام پر عمل کرنے تک محدود کر دیا ہے، حالانکہ اسلام صرف انہی احکام پر عمل کرنے کا نام نہیں، مسلمان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی پوری زندگی اسلامی احکامات کی روشنی میں گزاریں اور ہمارا کوئی قول و عمل اسلامی تعلیمات کے خلاف نہ ہو، آج کل نماز چھوڑنے کو تو برا سمجھا جاتا ہے، بیشک نماز چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے، لیکن امانت میں خیانت کو کوئی برا نہیں سمجھتا، آج کل شراب پینے اور خنزیر کھانے کو حرام سمجھا جاتا ہے، لیکن اگر کوئی امانت میں خیانت کرے، تو اس کو کوئی برا نہیں سمجھتا، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی معاشی اور معاشرتی زندگی میں اسلامی احکامات کو نظر انداز کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ہم معاشی اور معاشرتی طور پر زوال کا شکار ہو گئے ہیں۔

ذیل کی سطور میں خیانت کی جو مختلف صورتیں ہمارے معاشرے میں رائج ہیں، ان کی تفصیل لکھی جاتی ہے:

(۱)۔۔۔ تجارت میں خیانت

ہماری تجارت جو زوال کا شکار ہے، اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے تجارتی معاملات میں امانت اور دیانتداری ختم ہو گئی ہے، اور خیانت کا ایسا رواج ہو گیا ہے کہ کوئی بھی اس کو برا نہیں سمجھتا، ہم اگر اپنے ملکی اور غیر ملکی تجارتی معاملات کا جائزہ لیں، تو وہ خیانت سے خالی نہیں ہیں، ہم چیز دکھاتے کچھ ہیں، اور دیتے کچھ اور ہیں، جس کی وجہ سے ہم پر اعتماد ختم ہوتا جا رہا ہے، اور بین الاقوامی طور پر ہماری ساکھ خراب ہو رہی ہے، اور اس کی وجہ سے ہماری معیشت تباہ ہو رہی ہے، اگر ہم نے تجارتی معاملات میں خیانت کو نہ چھوڑا، تو ہم کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے، ترقی کا سب سے بڑا اور اہم ذریعہ دیانتداری ہے، امانت اور دیانتداری ہی ایسی چیز ہے، جس کی وجہ سے ہماری مصنوعات کو بین الاقوامی طور پر پذیرائی مل سکتی ہے۔

(۲)۔۔۔ ملازمت میں خیانت

خیانت کی مروجہ صورتوں میں سے ایک صورت ملازمت میں خیانت ہے، جب کوئی شخص کسی محکمے میں ملازم ہو، تو امانت و دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ڈیوٹی کا وقت پورا دے، اور ڈیوٹی کے اوقات میں ذاتی کام نہ کرے، مثال کے طور پر ڈیوٹی کا وقت آٹھ گھنٹے ہے، اور کوئی شخص ایک گھنٹہ لیٹ آتا ہے، اور ایک گھنٹہ پہلے چلا جاتا ہے، اس طرح وہ چھ گھنٹے ڈیوٹی کرتا ہے، اور تنخواہ آٹھ گھنٹے کی لیتا ہے، یہ امانت میں خیانت

ہے، دو گھنٹے جو اس نے کام نہیں کیا، اس کی تنخواہ لینا اس کے لئے جائز نہیں، لیکن ہمارے معاشرے میں اس کو کوئی گناہ نہیں سمجھتا، اور کسی کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ وہ حرام کھا رہا ہے، اور بچوں کو حرام کھلا رہا ہے، اور جس کا کھانا، پینا اور پہننا حرام کا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی دعا بھی قبول نہیں فرماتے۔

اس طرح اگر کوئی شخص ڈیوٹی کے اوقات میں بغیر اجازت کے اپنا ذاتی کام کرے، تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے، لیکن ہمارے معاشرے میں اس کو بھی کوئی گناہ نہیں سمجھتا، اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اپنی معاشی اور معاشرتی زندگی میں اسلامی احکامات کو نظر انداز کر دیا ہے۔

(۳)۔۔۔۔۔ مزدوری میں خیانت

خیانت ہمارے معاشرے میں اس طرح سرایت کر چکی ہے کہ ایک مزدور جو دیہاڑی پر کام کرتا ہے، وہ بھی اس گناہ سے بچا ہوا نہیں ہے، اگر کوئی مزدور اپنی مزدوری کے وقت میں کام نہیں کرتا، فارغ بیٹھا رہتا ہے، یا مزدوری کے وقت میں بغیر اجازت کے اپنا کوئی ذاتی کام کرتا ہے، اور دیہاڑی پوری لیتا ہے، تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے، جس وقت میں اس نے کام نہیں کیا، یا اپنا کوئی ذاتی کام بغیر اجازت کے کیا، اس کا معاوضہ لینا اس کے لئے جائز نہیں، لیکن ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں ہوتی، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سارا دن دھوپ میں کام بھی کرتا ہے، اور محنت بھی کرتا ہے، لیکن خیانت کی وجہ سے اس کی آمدنی میں حرام شامل ہو جاتا ہے، اور برکت ختم ہو جاتی ہے، آج ہم ملازمین اور مزدوروں کے حقوق کے لئے احتجاج تو کرتے ہیں، لیکن ہم نے کبھی اس میں غور نہیں کیا کہ ہم اس کی بھی فکر کریں کہ ہر کام دیانت داری سے کریں، کسی کام میں خیانت نہ کریں۔

(۴)۔۔۔۔۔ دفتری سامان کے استعمال کرنے میں خیانت

اگر کوئی شخص کسی جگہ ملازم ہو، تو دفتری اشیاء اس کے پاس امانت ہیں، اور وہ ان اشیاء کو صرف دفتری مقاصد کے لئے استعمال کر سکتا ہے، ان اشیاء کو اپنے ذاتی مقاصد میں استعمال کرنا امانت میں خیانت ہے، لیکن یہ خیانت ہمارے معاشرے میں وباء کی طرح پھیل چکی ہے، مثال کے طور پر دفتر کا کمپیوٹر اور پرنٹر وغیرہ صرف دفتری مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے، بغیر اجازت کے لئے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کرنا امانت میں خیانت ہے، لیکن ہمیں اس کی کوئی پروا ہی نہیں ہوتی کہ ہم کوئی ناجائز کام کر رہے ہیں۔

(۵)۔۔۔۔۔ سرکاری اشیاء کو استعمال کرنے میں خیانت

ہمارے معاشرے میں خیانت کی جو صورتیں رائج ہیں، ان میں سے ایک سرکاری اشیاء کو استعمال کرنے میں خیانت ہے، مثال کے طور پر اگر کسی سرکاری افسر کو کوئی گاڑی صرف سرکاری مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی اجازت ہے، لیکن وہ اپنے ذاتی مقاصد میں بھی استعمال کرتا ہے، تو یہ امانت میں خیانت ہے۔

اسی طرح اگر کوئی سرکاری افسر، سرکاری ملازم سے ڈیوٹی کے اوقات میں اپنا ذاتی کام کر دیتا ہے، جس کی حکومت کی طرف سے اس کو اجازت

نہیں ہے، تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے، معاشرتی حوالے سے ہم نے اسلامی احکامات کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے، اور ہم نے اس بارے میں کبھی نہیں سوچا کہ ہمارا قول و عمل اسلامی احکامات کے مطابق ہے، یا نہیں؟

(۶)۔۔۔۔۔ تعمیرات میں خیانت

تعمیرات میں خیانت کا رواج بھی عام ہے، مثال کے طور پر اگر بلڈر سے یہ طے ہوا کہ اتنی مقدار میں سریہ ڈالے گا، لیکن اس نے اس سے کم مقدار میں سریہ ڈالا، اور رقم پوری وصول کی، تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے، اسی طرح اگر بلڈر سے یہ طے ہوا تھا کہ فلاں کو الٹی کا پتھر لگائے گا لیکن اس نے اس سے کم کو الٹی کا پتھر لگایا اور رقم اعلیٰ کو الٹی کی وصول کی تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے

(۷)۔۔۔۔۔ عوام کے دیے ہوئے عطیوں میں خیانت

ہمارے معاشرے میں مختلف این جی اوز کام کر رہی ہیں، اور وہ عوام سے سیلاب متاثرین، زلزلہ متاثرین وغیرہ کے لئے عطیہ لیتی ہیں، یہ عطیات بھی ان کے پاس امانت ہیں، اس امانت کا تقاضا یہ ہے کہ عوام نے یہ رقم جس مقصد کے لئے دی ہے، اسی مقصد میں اس کو صرف کیا جائے، کسی دوسرے مقصد میں ان رقم کو خرچ کرنا امانت میں خیانت ہے، جبکہ ہم لوگ اس خیانت میں بھی مبتلا ہیں، اور جو رقم عوام جس مقصد کے لئے دیتے ہیں، اس میں خرچ نہیں کی جاتی، بلکہ بے دھڑک ان رقم کو دوسرے مقاصد میں خرچ کیا جاتا ہے، کبھی اس رقم سے اشتہاری مہم چلائی جاتی ہے، اور کبھی یہ رقم اپنے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

(۸)۔۔۔۔۔ بین الاقوامی طور پر ملنے والی امداد میں خیانت

جب کسی ملک میں زلزلہ یا سیلاب آتا ہے، اور اس سے تباہی پھیلتی ہے، تو دوسرے ممالک زلزلہ متاثرین اور سیلاب متاثرین کی بحالی کے لئے امداد دیتے ہیں، یہ امداد بھی حکومت کے پاس امانت ہے، امانت اور دیانتداری کا تقاضا یہ ہے کہ یہ امداد زلزلہ اور سیلاب متاثرین ہی پر خرچ کی جائے، کسی اور مصرف میں اس کو خرچ کرنا امانت میں خیانت ہے، لیکن ہمارے معاشرے میں یہ خیانت اس درجے تک پہنچ چکی ہے کہ کوئی ملک براہ راست امداد دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا، اور اس کی وجہ سے متاثرین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(۹)۔۔۔۔۔ معاہدات میں خیانت

مسلمانوں کے آپس میں جو معاہدات ہوں، یا دوسرے ملکوں کے ساتھ شرعی حدود کے اندر معاہدات ہوں، وہ بھی امانت ہیں، ان معاہدات کی خلاف ورزی کرنا خیانت میں داخل ہے۔

(۱۰)۔۔۔۔۔ اختیارات کے استعمال کرنے میں خیانت

اگر کوئی شخص کسی چھوٹے یا بڑے عہدے پر فائز ہے، تو امانت کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے اختیارات کو غلط مقاصد کے حصول کے لئے استعمال نہ کرے، اگر کوئی شخص اپنے اختیارات غلط مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے، تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے۔

خلاصہ

یہ ہے کہ خیانت کی مختلف صورتیں ہمارے معاشرے میں رائج ہیں، اور خیانت ہمارے معاشرے میں اس طرح بڑھ چکی ہے کہ کوئی اس سے محفوظ نہیں ہے، خیانت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے، جب تک ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا نہیں ہوتا، اس وقت تک خیانت سے ہم نہیں بچ سکتے، اور اس کے ساتھ ساتھ خیانت کے بارے میں قرآن و حدیث میں جو وعیدیں آئی ہیں، ان کو بھی سامنے رکھا جائے۔

درج ذیل سطور میں خیانت کے متعلق جو آیات و احادیث آئی ہیں، ان میں اس کی قباحت اور برائی بیان کی گئی ہے، اور خیانت کرنے پر جو وعیدیں آئی ہیں، ان کو ذکر کیا جاتا ہے۔

خیانت کے بارے میں آیات مبارکہ

پہلی آیت مبارکہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ (1)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ طبریؒ نے لکھا ہے کہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرنا بھی خیانت میں داخل ہے۔ (2)

دوسری آیت مبارکہ

وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (3)

ترجمہ: اور جو خیانت کرے گا، تو قیامت کے دن اس چیز کو لائے گا، جو اس نے خیانت کی۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ جس شخص نے دنیا میں خیانت کی ہوگی، آخرت میں خیانت کا بوجھ اس کی گردن پر ہوگا، اور سب کے سامنے اس کی خیانت ظاہر ہو جائے گی۔ (4)

تیسری آیت مبارکہ

وَلَا تَنْقُضُوا الْمِيثَاقَ وَالْمِيثَاقَ الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْأَنْحَافِ عَلَيْكُمْ عَذَابٌ يُومُ مَحِيظٌ (5)

ترجمہ: اور تم ناپنے اور تولنے میں کمی نہ کرو، بے شک میں تم کو خیر میں دیکھتا ہوں، اور بے شک میں تم پر احاطہ کرنے والے دن کا عذاب دیکھتا ہوں۔

یہ آیت حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے بارے میں نازل ہوئی ہے، حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں بڑی خرابی یہ تھی کہ وہ ناپ تول میں کمی کرتی تھی، اور ناپ تول میں کمی کرنا خیانت ہے، اور وہ اس سے باز نہیں آئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا، اور ایک روایت میں

ہے کہ جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو قحط میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ (6)

چوتھی آیت مبارکہ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ (7)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہر خیانت کرنے والے ناشکری کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ جس شخص میں خیانت کی صفت پائی جاتی ہو، اور وہ عہد کی خلاف ورزی کرتا ہو، اللہ تعالیٰ

اس کو پسند نہیں کرتے۔ (8)

پانچویں آیت مبارکہ

اللہ تعالیٰ مومنین کا ملین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ (9)

ترجمہ: اور مومنین وہ لوگ ہیں، جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کامل مومن کی صفت یہ ہے کہ وہ امانت دار ہوتا ہے، خیانت نہیں کرتا، خیانت کرنا نفاق کی علامت ہے۔

خیانت کے بارے میں احادیث مبارکہ

پہلی حدیث مبارکہ:

عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال:

"آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب، وإذا وعد أخلف، وإذا أؤتمن خان" (10)

ترجمہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور جب اس پر امانت رکھی

جائے تو خیانت کرے۔

دوسری حدیث مبارکہ:

قال رسول الله ﷺ:

"لا إيمان لمن لا أمانة له، ولا دين لمن لا عهد له". (11)

ترجمہ: جس شخص میں امانت داری نہیں، اس کا ایمان نہیں، اور جو وعدے کی پاسداری نہ کرے، اس کا دین نہیں۔

تیسری حدیث مبارکہ:

قال رسول الله ﷺ:

"إذا جمع الله الأولين والآخرين يوم القيامة يرفع لكلٍ غادرٍ لواءً، فقیل: هذه غدره فلان بن فلان". (12)

ترجمہ: قیامت کے دن جب سب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو ہر خائن کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی

خیانت ہے۔

چوتھی حدیث مبارک:

قال رسول الله ﷺ:

"من استعملنا على عملٍ فرزقناه رزقاً فما أخذ بعد ذلك فهو غلول" (13)

ترجمہ: جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور ہم اس کو وظیفہ (تنخواہ) دیں، تو وہ اس کے علاوہ کچھ لے تو وہ خیانت (حرام) ہے

پانچویں حدیث مبارک:

قال رسول الله ﷺ:

"لا يدخل الجنة بخیل ولا خب ولا خائن" (14)

ترجمہ: بخیل (کنجوس)، مکار اور خائن (امانت میں خیانت کرنے والا) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حوالہ جات

1. قرآن مجید، سورۃ الانفال، آیت 58۔
2. ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (م 310ھ)، جامع البیان فی تاویل القرآن، ج 14، ص 25 (بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، پہلی اشاعت، 1421ھ)۔
3. قرآن مجید، سورۃ آل عمران، آیت 161۔
4. ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی (م 671ھ)، الجامع لأحكام القرآن، ج 4، ص 255 (قاہرہ: دارالکتب المصریہ، دوسری اشاعت، 1384ھ)۔
5. قرآن مجید، سورۃ ہود، آیت 84۔
6. ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی (م 671ھ)، الجامع لأحكام القرآن، ج 9، ص 86 (قاہرہ: دارالکتب المصریہ، دوسری اشاعت، 1384ھ)۔
7. قرآن مجید، سورۃ الحج، آیت 38۔
8. ابوالفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر (م 774ھ)، تفسیر القرآن الکریم، ج 5، ص 380 (بیروت: دارالکتب العلمیہ، پہلی اشاعت، 1419ھ)۔
9. قرآن مجید، سورۃ المؤمنون، آیت 8۔
10. البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، حدیث نمبر 33۔
11. الشیبانی، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، حدیث نمبر 12383۔
12. مسلم، ابوالحسن مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، صحیح مسلم، حدیث نمبر 1735۔
13. ابوداؤد السجستانی، سلیمان بن الأشعث بن اسحاق الأزدی، سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 2943۔
14. الشیبانی، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، حدیث نمبر 13۔

References

1. Qur'an. Surah al-Anfal, 8:58.
2. Al-Ṭabarī, Abū Ja'far Muḥammad ibn Jarīr. *Jāmi' al-Bayān fī Ta'wīl al-Qur'ān*. Vol. 14, p. 25. Beirut: Mu'assasat al-Risālah, 1st ed., 1421 AH/2001 CE.
3. Qur'an. Surah Āl 'Imrān, 3:161.
4. Al-Qurṭubī, Abū 'Abd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Jāmi' li-Aḥkām al-Qur'ān*. Vol. 4, p. 255.

- Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 2nd ed., 1384 AH/1964 CE.
5. Qur'an. Surah Hūd, 11:84.
 6. Al-Qurṭubī, Abū 'Abd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Jāmi' li-Aḥkām al-Qur'ān*. Vol. 9, p. 86. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 2nd ed., 1384 AH/1964 CE.
 7. Qur'an. Surah al-Ḥajj, 22:38.
 8. Ibn Kathīr, Abū al-Fidā' Ismā'īl ibn 'Umar. *Tafsīr al-Qur'ān al-Karīm*. Vol. 5, p. 380. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1st ed., 1419 AH/1999 CE.
 9. Qur'an. Surah al-Mu'minūn, 23:8.
 10. Al-Bukhārī, Abū 'Abd Allāh Muḥammad ibn Ismā'īl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Ḥadīth no. 33.
 11. Aḥmad ibn Ḥanbal al-Shaybānī, Abū 'Abd Allāh. *Musnad Aḥmad*. Ḥadīth no. 12383.
 12. Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Naysābūrī, Abū al-Ḥasan. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Ḥadīth no. 1735.
 13. Abū Dāwūd al-Sijistānī, Sulaymān ibn al-Ash'ath ibn Ishāq al-Azdī. *Sunan Abī Dāwūd*. Ḥadīth no. 2943.
 14. Aḥmad ibn Ḥanbal al-Shaybānī, Abū 'Abd Allāh. *Musnad Aḥmad*. Ḥadīth no. 13.